عنوان

عید میلاد النبی ﷺ ایک عالمی تہوار۔۔۔کے بعد؟
ہم اپنے اعمال وحرکات کا جائزہ لیں

جامع ومرتب

حضرت مولانا محمد ظفر الدین برکاتی

مدیر ماہنامہ کنزالایمان، دہلی

پیش کش: کل ہند مرکزی امام فاؤنڈیشن، دہلی

Contact No: 8595509193

Telegram Link: https://t.me/MarkaziImam

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (سورہ آل عمران آیت 6)

ترجمہ: وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، عزت والا حکمت والا۔

تلاوت کردہ آیت سے متعلق قدرت کا یہ بنیادی فلسفہ یاد رہے کہ ایک بے قدر یعنی کسی چیز کو انسانی شکل میں ڈھال دینا، اسے مرد یا عورت، گورا یا کالا، خوب صورت یا بد صورت بنانا، یہ اللہ تعالی کی قدرت سے ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل بنانا، اس میں روح پھونکنا، اس کی تقدیر لکھنا یہ سب کچھ فرشتہ کرتا ہے لیکن فرشتہ چونکہ اللہ تعالی کے حکم اور اختیار سے کرتا ہے لہٰذا فرمایا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی خِلْقَت اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رکھی جاتی ہے پھر وہ خون کے لوتھڑے کی صورت ہو جاتا ہے پھر گوشت کی بوٹی کی طرح ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے جسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، دنیا میں رہنے کی مدت اور بدبخت یا سعادت مند ہونا لکھو۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ)

اس کے باوجود شاعر دربار رسول اللہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ! آپ نے جیسا چاہا، آپ کے رب نے آپ کو ویسا ہی پیدا کیا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کتنی بڑی جسارت کی ہے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ہمارے آقا نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی چادر مبارک عطا فرما دی، انعام عطا فرمایا، کیوں؟ اس لئے کہ جس کے صدقے میں جس کی نبوت و محبوبیت کے اظہار و مظاہرہ کے لئے رب العالمین نے اپنی ربوبیت کا اظہار فرمایا وہ خود سن رہا ہے اور محسوس کر رہا ہے کہ جسارت کرنے والے عقیدت مند صحابی کا شاعرانہ خیال کتنا پاکیزہ ہے کہ وہ اپنے محبوب کو خوب اچھی طرح پہچانتا ہے اور مانتا بھی ہے۔ سبحان اللہ. اب پڑھیے پورا شعر۔

وَأَحسَنُ مِنكَ لَم تَرَ قَطُّ عَيني — وَأَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النِساءُ

خُلِقتَ مُبَرَّءً مِن كُلِّ عَيبٍ — كَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَما تَشاءُ

اردو ترجمہ:

جہاں میں ان سا چہرہ ہے نہ ہے خندہ جبیں کوئی — ابھی تک جن سکیں نہ عورتیں ان سا حسیں کوئی

نہیں رکھی ہے قدرت نے میرے آقا کی تجھ میں — جو چاہا آپ نے مولا وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں

بدی کا دور تھا ہر سو جہالت کی گھٹائیں تھیں — گناہ و جرم سے چاروں طرف پھیلی ہوائیں تھیں

خدا کے حکم سے ناآشنا مکے کی بستی تھی گناہ و جرم سے چاروں طرف وحشت برستی تھی

خدا کے دین کو بچوں کا ایک کھیل سمجھتے تھے خدا کو چھوڑ کر ہر چیز کو معبود کہتے تھے

وہ اپنے ہاتھ ہی سے پتھروں کے بُت بناتے تھے انہی کے سامنے جھکتے انہی کی حمد گاتے تھے

اگر لڑکی کی پیدائش کا ذکر گھر میں سن لیتے تو اُس معصوم کو زندہ زمیں میں دفن کر دیتے

اور جو بھی بُرائی تھی سب ان میں پائی جاتی تھی نہ تھی شرم و حیا آنکھوں میں گھر گھر بے حیائی تھی

مگر اللہ نے ان پر جب اپنا رحم فرمایا تو عبداللہ کے گھر میں خدا کا لاڈلا آیا

عرب کے لوگ اس بچے کا جب اعزاز کرتے تھے تو عبدالمطلب قسمت پر اپنی ناز کرتے تھے

خدا کے دین کا پھر بول بالا ہونے والا تھا محمد سے جہاں میں پھر اجالا ہونے والا تھا

فرشتہ ایک اللہ کی طرف سے ہم میں حاضر ہے خدا کے حکم سے جبرئیل بھی اک فردِ لشکر ہے

سپہ سالار اور قائد ہمارے ہیں رسول اللہ مقابل ان کے آؤ گے ملے گی ذلت کبریٰ

ہمیں فضل خدا سے مل چکی ایماں کی دولت ہے ملی دعوت تمھیں پر سرکشی تم سب کی فطرت ہے

محمد کے تقدس پر زبانیں جو نکالیں گے خدا کے حکم سے ایسی زبانیں کھینچ ڈالیں گے

کہاں رفعت محمد کی کہاں تیری حقیقت ہے شرارت ہی شرارت بس تیری بے چین فطرت ہے

مذمت کر رہا ہے تُو شرافت کے مسیحا کی امانت کے دیانت کے صداقت کے مسیحا کی

اگر گستاخی ناموس احمد کر چکے ہو تم تو اپنی زندگی سے قبل ہی بس مر چکے ہو تم

میرا سامان جان و تن فدا ان کی رفاقت پر میرے ماں باپ ہو جائیں نثار ان کی محبت پر

زباں رکھتا ہوں ایسی جس کو سب تلوار کہتے ہیں میرے اشعار کو اہل جہاں ابحار کہتے ہیں

میرے آقا میرے مولا، میرے آقا میرے مولا محمد رسول اللہ، محمد رسول اللہ

شاعر دربار رسول اللہ حضرت حسان بن ثابت بڑھاپے میں ایمان لائے۔ ہجرت کے وقت آپ کی عمر 60 برس تھی۔ آپ کی آدھی زندگی دورِ جاہلیت کی اور باقی آدھی عہدِ اسلامی کی یادگار ہے۔ آپ کی دینی و عملی خدمات تاریخِ اسلام کا اہم باب ہیں۔ قرآن حکیم کی فصاحت وبلاغت سن کر جو شعرا مسلمان ہو گئے، اس نے ان میں ایک نئی روح پھونک دی، حسان بن ثابت بھی ان میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے ہیں. آپ اگرچہ عمر رسیدہ ہونے کے باعث کسی غزوے میں

شامل نہ ہوئے، مگر اپنی شعر و شاعری اور زبان کے تیکھے استعمال سے دشمن کے خلاف مثبت پروپیگنڈے کے ذریعے خیال و عمل کی قوتوں کو مہمیز دیتے رہے۔ آپ طویل عمر اور تجربے کی وجہ سے دُور رَس نگاہ کے حامل اور صاحبِ بصیرت شخص تھے، جس کی نشان دہی آپ کے کلام میں جابجا محسوس ہوتی ہے۔ آپ قریش کے اسلام دشمن شعرا کی ''ہجو'' کا مسکت جواب دیتے۔ اس دور کا سوشل میڈیا شعری کلام ہوا کرتا تھا۔ کسی کے خلاف یا حمایت کے لئے اشعار کہے جاتے اور بہت جلد وہ پھیل جاتے اور زبان زدِ عام ہو جاتے۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات پر حضرت حسان بن ثابت نے بڑے پُر درد مرثیے لکھے۔ شاعری کے لحاظ سے عہدِ جاہلیت اور دورِ اسلامی کے آپ بہترین شاعر تھے۔ کفار کی بُرائی اور مسلمانوں کی شان میں بے شمار اشعار کہے ہیں۔ شاعری ان کے خاندان میں نسلاً بعد نسلاً چلی آتی تھی۔ باپ، دادا، بیٹے عبد الرحمن اور پوتے سعید بن عبد الرحمن سب شاعر تھے بلکہ اصحابِ مُذہبات میں سے تھے، یعنی ایسے شاعر تھے کہ ان کی باتیں آبِ زر (سونے کے پانی) سے لکھی جائیں۔ شاعری آپ کی سیرت کا ایک مستقل عنوان ہے۔ عہدِ اسلام کی شاعری مبالغے سے خالی ہے۔ حضرت حسان خود فرماتے ہیں کہ ''اسلام جھوٹ سے منع کرتا ہے، اس وجہ سے میں نے اِفراط (بڑھا چڑھا کر بیان) کو جو جھوٹ کی ایک قسم ہے، بالکل چھوڑ دیا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت کی ہجو دفاعِ دین پر مشتمل اور گالی گلوچ سے خالی ہے۔ اہلِ حق کی دینِ حق کے غلبے کی جدوجہد، جہاد کو واضح کرنے کے لئے تھی۔ صاحب ''الروائع'' نے آپ کو شعرِ اسلامی کا بانی و مؤسس قرار دیا ہے۔ اس طرح وہ ایک تاریخ داں شاعر ثابت ہوئے۔ انھوں نے اپنے اشعار میں دین و سیاست کو جمع کیا ہے۔ آپ نے 50ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

حضرت حسان منبر رسول پر

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان بن ثابت کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے، تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مفاخرت کریں۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مدافعت کریں، یعنی کفار کے الزامات کا جواب دیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی فرماتے کہ حق تعالی روح القدس سے حسان کی امداد فرماتا ہے جب تک کہ وہ دین کی امداد کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے بعد آپ کے جانشین حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی حسان کا ایک مرتبہ تھا، انھیں مال غنیمت میں حصہ بھی دیتے رہے، خصوصاً عمر بن خطاب عمر فاروق اعظم نے اپنے دور میں تو انھیں قاضی شرع بنایا۔

ایک پنجابی بلوچی شاعر نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نعتیہ میلادی اشعار پر تضمین لگائی ہے اور خوب نعت خوانی کی ہے کہ

میلاد کی رتیاد ھوم یہ تھی اک راج دلارا آوت ہے   لولاک کا سہرا سر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے

حوروں نے کہا جب بسم اللہ، غلماں نے پکارا الا اللہ   خود رب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے

جبرئیل امین یہ کہتے چلے اے عرشیو! تمرے بھاگ جگے   تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار تمہارا آوت ہے

یاسین کی چمک دا تن میں طہ کا کرشمہ آنکھن میں   والفجر کا جلوہ گالن میں وہ عرش کا تارا آوت ہے

مازاغ کا کجلہ نین بھرے والشمس کا بٹنہ مکھ پہ ملے　　ہے میم کا گھونگھٹ سہرے تلے وہ رب کا سنوارا آوت ہے

دھرتی سے اٹھا آفاق چڑھا ممتاز یہ غل تھا چاروں طرف　　لو حق سے ملنے صل علی سردار ہمارا آوت ہے

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اس لئے کیا ہے تاکہ یہ بتا سکیں کہ جلوس عید میلاد النبی اور مجالس و محافل میلاد پاک میں خالص نعتیہ اشعار پڑھنے گنگناتے کے ساتھ الزامی اور جوابی نوعیت کے وضاحتی اشعار پڑھنے کا تصور بھی سیرت النبی میں موجود ہے،اس لئے اگر کوئی شوخی دکھاتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول　　سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منارہے ہیں

تو کوئی عجیب بات نہیں،اس لئے کہ اپنے ربانی قائد،قرآنی رہنما،قدرتی آئیڈیل اور فطری خیر خواہ پیغمبر اسلام کی ولادت پر خوش ہونے اور خوشیاں منانے کی بجائے خوشیاں منانے پر اور خوشیاں منانے والوں پر عجیب و غریب نازیبا تبصرے کرنا شیطانی کام ہے نہ انسانی اور ایمانی عمل،اس لئے یہاں تک تو ٹھیک ہے البتہ اس کے آگے کی صورت حال ایسی ہے جس پر ہمیں اصلاحی نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔

قابل اصلاح یادرکھنے کی باتیں

1. ابھی عید میلاد النبی کے جلوس کی ایک تصویر ممبرا ممبئ کی کسی گلی کوچے سے لے کر کسی بدعقیدہ نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی ہے اور لکھا ہے کہ " احناف کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں خواتین کا حاضر ہونا فتنہ ہے اور خود ساختہ عید "عید میلاد" کے جلوس میں خواتین کا شریک ہونا باعث خیر و برکت و اجر و ثواب۔" ہمارے خیال سے غلط نہیں لکھا ہے اور سچائی یہ ہے کہ ہم لوگ مقدس مقامات اور بزرگوں کی بارگاہوں میں جس طرح عقیدت سے اپنی خواتین اور بچیوں کو لے جانے لگے ہیں اور مسجدوں سے بالکل بھی دوری بنا رکھی ہے،ہمارا یہ افراط و تفریط والا طریقہ خود ہمارے لئے پریشان کن طریقہ ہے،ایسی تمام عجیب و غریب روش کو ہمیں تبدیل کر لینا چاہئے۔
2. بہت سے مقامات پر دیکھا گیا کہ عید میلاد النبی کے جلوس میں خواتین بھی گاڑیوں پر نظر آرہی ہیں اور کچھ مدرسوں کے جلوس میں بڑی بچیاں بھی لاؤڈا سپیکر پر نعتیں پڑھتے ہوئے چل رہی ہیں،صاحبو! یہ سب جلوس عید میلاد النبی کے لئے نیک شگون نہیں،وقت رہتے ہمیں اصلاح کر لینی چاہئے اور اپنے جلسہ و جلوس کو اپنی تحریر و تقریر اور مذہب و مسلک کے مطابق منظم کر لینا چاہئے۔
3. اب ہم ایسے حضرات کی حمایت کرتے ہیں جو یہ دہائی دینے لگے ہیں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بڑھ رہے خرافات پر خدارا قدغن لگایا جانا چاہیے۔ایسی محبت رسول جو دین کے لئے غیرت کا احساس نہ دلا سکے وہ محبت رسول نہیں بلکہ نفس پرستی ہے۔میلاد النبی کے جلوسوں میں لاکھوں کروڑوں کا خرچ کر کے گنبد خضراء،کعبہ معظمہ اور بیت المقدس وغیرہ کے نمونے بنا کر خوشیاں منانا بہت اچھی بات ہے لیکن انہیں بالآخر کہیں پھینک دینا یا توڑ کر تباہ کر دینا کون سا عشق رسول ہے؟ یہ تو سراسر فضول خرچی اور مال کا ضیاع ہے اور انجام کار عشق و عقیدت کی توہین ہے جو بہر حال مذموم ہے۔
4. اب آج کل جس طرح جشن عید میلاد النبی ﷺ کے نام پر ہمارے بھائی خرافات،بدعات،غیر اخلاقی دھوم دھڑاک،موٹر سائکل بازی وغیرہ کو رواج دے رہے ہیں۔اگر بروقت ان کو نہیں روکا گیا اور علما کھل کر سامنے نہیں آئے تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے اور برے اثرات مرتب ہوں گے۔جماعت اہل سنت کا بہت زیادہ خسارہ ہوگا،اسی لئے آج دیکھا جارہا ہے کہ تعلیم یافتہ حضرات ہماری محافل،جلوس اور جلسے اور معیاری

تقریبات میں بھی شریک نہیں ہوتے ہیں. وہ دن دور نہیں کہ جب وہ ہم سے بھی الگ ہو جائیں گے۔آج ایسے نوجوان ہمارے پلیٹ فارم کو استعمال کر کے شیطان بن رہے ہیں اور کل کچھ اور بنیں گے اور جب گناہ میں جری ہو جائیں گے تو ان کو روکنا بہت مشکل ہو جائے گا،اس کا انجام بہت بھیانک ہو گا جس کی جواب دہی قیامت کے دن بھی ہماری ہو گی۔

بات دراصل یہ ہے کہ جب دینی مذہبی قیادت (جلسہ جلوس وغیرہ) عام لوگوں اور جاہلوں اور نام ونمود شہرت کے طلب گاروں کے ہاتھوں میں آجائے تو خیر سے زیادہ شر پھیلنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔

جلوسِ عید میلاد النبی ﷺ کے آداب

ہم نے اپنے اسلاف کی زندگیوں اور کتابوں میں جو کچھ پڑھا ہے اور دیکھا ہے، وہ یہی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ذکر مبارک اور محافل میلاد النبی میں حاضری کے آداب بڑی اہمیت رکھتے ہیں، کیونکہ یہ مجالس عشق ومحبت رسول ﷺ کے اظہار اور اللہ کی رضا کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ان میں چند اہم آداب درج ذیل ہیں:

1. نیت کی درستگی: محفل میں شرکت کرتے وقت نیت یہ ہو کہ اللہ کی رضا حاصل کی جائے اور رسول اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار کیا جائے۔
2. پاکیزگی: جسمانی اور ظاہری پاکیزگی کا خاص خیال رکھا جائے، وضو کر کے محفل میں جائیں اور صاف ستھرے لباس کا انتخاب کریں۔
3. ادب واحترام: مجلس میں شرکت کے دوران ادب واحترام کا خاص خیال رکھا جائے۔رسول اللہ ﷺ کا ذکر انتہائی محبت اور عاجزی کے ساتھ کیا جائے۔
4. خوشبو کا استعمال: محفل میں جانے سے پہلے خوشبو کا استعمال کرنا سنت ہے اور محفل کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے۔
5. درود وسلام: محفل میں کثرت سے درود وسلام پڑھنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پیش کرنا عظیم عبادت ہے۔
6. خاموشی اور توجہ: محفل میں دورانِ ذکر وبیان خاموشی اور توجہ سے سننا بہت ضروری ہے۔ذکر کی مجالس میں گفتگو سے پرہیز کریں۔
7. محفل میں وقت پر حاضری: وقت کی پابندی کرتے ہوئے محفل میں وقت پر پہنچیں تاکہ محفل کی برکتوں سے پورا استفادہ کیا جا سکے۔
8. برابری کا رویہ: جلوس یا محفل میں شریک ہونے والے ہر شخص سے محبت اور برابری کا سلوک کیا جائے، کیونکہ یہ محافل اخوت اور بھائی چارے کی علامت ہوتی ہیں۔
9. مقصد کی یاد دہانی: محفل کے اصل مقصد رسول اللہ ﷺ کی محبت، سنت وشریعت اور آپ کے طریقوں کی پیروی کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔
10. خاتمے پر دعا: محفل کے اختتام پر اللہ سے دعا کی جائے کہ وہ ہماری اس محفل کو قبول فرمائے اور ہمیں نبی کریم ﷺ کی محبت میں مزید اضافہ عطا فرمائے۔

ان آداب کا خیال رکھنا واقعی اس بات کا اظہار ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے محبت اور ان کے ادب کا شعور ہے۔اور جلوسِ محمدی کے آداب کو مزید تفصیل میں سمجھنے کے لیے کچھ اور پہلو بھی ہیں جو اہمیت کے حامل ہیں:

11. اخلاص اور عاجزی: محفل میں اخلاص اور عاجزی کے ساتھ شرکت کریں۔اپنے دل میں صرف محبتِ رسول ﷺ کو بڑھانے کی نیت رکھیں اور خود نمائی یاریاکاری سے بچیں۔

12. ذکرِ رسول کی عظمت: محفل میلاد النبی میں رسول اللہ ﷺ کے نام کا ذکر انتہائی احترام اور خشوع کے ساتھ کیا جائے۔ رسولِ پاک ﷺ کا نام لیتے وقت درود پاک ضرور پڑھا جائے۔

13. روحانی ماحول کا خیال: جلوس عید میلاد النبی یا محفل میلاد پاک میں ایک خاص روحانی ماحول ہوتا ہے، اس لئے اس میں غیبت، جھوٹ یا دیگر غیر مناسب گفتگو سے پرہیز کریں، تاکہ اس کی روحانی تاثیر باقی رہے۔

14. بردباری اور تحمل: جلوس یا محافل کے دوران اگر رش یا تنگی کا سامنا ہو تو بردباری کا مظاہرہ کریں اور دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

15. بزرگوں کا ادب: مجلس میں موجود علمائے کرام اور بزرگوں کا ادب اور احترام ضروری ہے۔ ان کی باتوں کو غور سے سنیں اور ان سے سیکھنے کی کوشش کریں۔

16. جلوس کا راستہ صاف رکھنا: جلوس کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ راستہ صاف رہے اور کوئی کوڑا کرکٹ یا گندگی نہ پھیلائی جائے۔

17. اجتماعی نوافل اور عبادات: اگر ممکن ہو تو جلوس یا محفل سے پہلے یا بعد میں نوافل یا دیگر عبادات جیسے تلاوتِ قرآن، اذکار، یا نوافل ادا کریں تاکہ مجلس کی برکتیں اور زیادہ ہو جائیں۔

18. نظم وضبط: جلوس کے دوران نظم وضبط کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ کسی بھی قسم کی بد نظمی یا غیر مناسب حرکتوں سے گریز کریں تاکہ محفل یا جلوس کا وقار برقرار رہے۔

19. دل میں محبت رسول ﷺ بڑھانا: محافلِ میلاد کا اصل مقصد دلوں میں رسول اکرم ﷺ کی محبت کو بڑھانا ہے۔ اس لئے جب بھی ذکرِ رسول ﷺ ہو، دل کو محبت اور عقیدت سے بھرنے کی کوشش کریں۔

20. جلوس میں شرکت کے بعد کردار سازی: جلوس یا محفل کے بعد اس بات کا عزم کریں کہ ہم اپنی زندگیوں میں رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے اور ان کی سیرت کو اپنے روزمرہ معمولات میں نافذ کریں گے۔

یہ تمام آداب اس بات کی یاددہانی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ذکر اور میلاد کے جلوس محض تقاریب نہیں بلکہ یہ محبت، احترام، روحانیت اور اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے ان آداب پر عمل کرنا ہماری زندگیوں میں برکتوں کا باعث بن سکتا ہے۔

خیال رہے کہ جلوس عید میلاد النبی کو جلوسِ محمدی بنانے کی ضرورت نہیں، اب اس پاکیزہ اسلامی جلوس کے آداب کو مزید گہرائی میں جاننے کے لئے کچھ اضافی پہلو اور ضروری باتیں درج ذیل ہیں:

21. عورتوں اور مردوں کا علیحدہ انتظام: جلوس عید میلاد النبی صرف مردوں کا اجتماع ہے البتہ عید میلاد النبی کی محافل اور مجالس میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام ہونا چاہیے تاکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق حیا اور پردے کا خیال رکھا جاسکے۔

22. جلوس کے دوران نعت خوانی: جلوس یا محفل میں دورانِ نعت خوانی آواز میں اعتدال کا خیال رکھا جائے۔ نہ بہت زیادہ اونچی آواز میں پڑھا جائے اور نہ ہی بہت مدھم، تاکہ ہر کوئی سمجھ اور سن سکے۔ یعنی نعتیہ وقار کا خیال رہے نہ کہ پڑھنے والے کی پیشہ وارانہ ضرورتوں کا۔

23. دوسروں کا خیال رکھنا: جلوس میں شرکت کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ کی حرکت یا عمل سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کسی کو دھکا دینا، شور مچانا، یا راستے میں رکاوٹ بننا آداب و اخلاق کے خلاف ہے۔

24. جلوس کا مقصد واضح ہو: جلوس کا مقصد محض گزرنا نہیں ہونا چاہیے بلکہ لوگوں تک رسول اکرم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات کو پہنچانا بھی ہونا چاہیے۔ اس لئے جلوس کے دوران ایسے پیغامات دیے جائیں جو لوگوں کو اصلاح اور اسلام سے قریب ہونے کی تعلیم دیں۔

25. جلوس کے راستے کی تزئین: جلوس کے راستے کو احترام کے ساتھ سجانا چاہیے۔ راستوں پر روشنیوں اور جھنڈوں کا اہتمام ہو، لیکن اسراف اور فضول خرچی سے بچا جائے۔ ہر چیز کا مقصد محبت رسول ﷺ اور دین کی تعلیمات کو ظاہر کرنا ہونا چاہیے۔

26. قرآن کی تلاوت: محفل میلاد پاک یا جلوس عید میلاد النبی سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کیا جائے تاکہ محفل کا آغاز اللہ کے کلام سے ہو اور برکتیں حاصل ہوں۔

27. دعا کا خاص اہتمام: محفل یا جلوس کے اختتام پر دعا کا اہتمام ضرور کیا جائے، جس میں اللہ تعالیٰ سے بخشش، رحمت اور نبی اکرم ﷺ کی محبت میں اضافے کی دعا کی جائے۔

28. جلوس کے دوران محتاط رہنا: جلوس کے دوران سڑکوں پر چلتے وقت ٹریفک کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ کسی کو نقصان نہ پہنچے اور حادثات سے بچا جا سکے۔ ساتھ ہی شرکاء کو بھی محفوظ رکھا جائے۔ اس کے لئے تیاری کی جائے اور سلیقہ مند رضاکار تیار کیے جائیں۔

29. بچوں کی تربیت: محافل اور جلوس میں اپنے بچوں کو ساتھ لے جائیں تاکہ وہ بھی بچپن سے ہی ان مقدس اجتماعات کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ ان کو ادب اور احترام سکھائیں تاکہ وہ بھی ان آداب پر عمل کر سکیں۔

30. فقراء اور مساکین کا خیال: جلوس یا محفل کے دوران اگر فقراء یا مساکین سامنے آئیں تو ان کا بھی خیال رکھا جائے اور حسبِ استطاعت ان کی مدد کی جائے۔ یہ عمل رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

31. جلوس میں نظم کی پیروی: جلوس میں شریک افراد کو کسی قسم کی بدنظمی سے بچنا چاہیے اور جلوس کے منتظمین کے احکام کی پیروی کرنی چاہیے تاکہ جلوس پرامن اور منظم رہے۔

32. خوش اخلاقی کا مظاہرہ: جلوس یا محفل کے دوران ہر فرد سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں، چاہے وہ شرکاء ہوں یا راستے میں آنے والے لوگ۔ اسلام کا پیغام ہمیشہ خوش اخلاقی اور رواداری پر مبنی ہے۔

33. غیر مسلموں کے ساتھ برتاؤ: اگر جلوس کے دوران غیر مسلم افراد ملیں یا دیکھیں تو ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور انہیں اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی محبت و رحم دلی کا صحیح پیغام پہنچایا جائے۔

34. جلوس کے اختتام پر صفائی: جلوس یا محفل کے اختتام پر صفائی کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ جہاں محفل یا جلوس ہوا، وہاں کوئی گندگی نہ چھوڑی جائے تاکہ ماحول صاف ستھرا رہے۔

35. دل کی حاضری: سب سے اہم بات یہ ہے کہ محفل یا جلوس میں صرف جسمانی شرکت نہیں بلکہ دل کی حاضری بھی ضروری ہے۔ دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔

یہ تمام آداب اس بات کی علامت ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی محبت اور احترام میں محافل میلاد اور جلوسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ان آداب پر عمل کر کے ہم ان مقدس اجتماعات کی حقیقی برکتیں حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ڈھال سکتے ہیں.

اصلاح کے تناظر میں ایک آخری قابل توجہ بات یہ ہے کہ عید میلاد النبی کے جلوس کو محرم کے مجسماتی مراسم کی طرف لے جانے سے روکا جائے، وہی پرچم استعمال کیے جائیں جن پر جشن عید میلاد النبی لکھا ہو، ستارے اور چند بنے ہوں اور کوئی اسلامی تعلیم وحدیث رسول لکھی ہوئی ہو. قرآنی آیات، لفظ اللہ اور لفظ محمد بھی لکھنے سے پرہیز کریں جن کی بے حرمتی ہوتی ہے، اس سلسلے میں دعوت اسلامی نے جو پرچم بنائے ہیں وہ اس لحاظ سے بہت اچھے ہیں کہ ان پر ایسی چیزیں نہیں. اب عید میلاد النبی یا کسی بھی اسلامی تقریب و محفل میں خرافات کرنے والے یاد رکھیں کہ جو کام عام حالات میں عام دنوں میں اور عام مقامات پر ناجائز و حرام ہیں وہ کام نبی محترم رسول معصوم پیغمبر اسلام کے میلاد پاک کے جلسہ و جلوس میں بہر حال ناجائز و حرام ہیں، اس لئے ایسی غلطیاں کرنے والے زیادہ خطار کار ہیں کیونکہ انہوں نے پیغمبر اسلام کی محفل و مجلس اور جلوس کی توہین کی ہے اور ایسی توہین بڑی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے. اللہ تعالیٰ ایسے افراد کی ہدایت فرمائے.

یاد رکھیں

میلاد النبی یا محفل میلاد پاک یا مولود پاک جلسے جلوس کا نام ہر گز نہیں، جھنڈے لگانے اور پرچم لہرانے کا نام بھی ہر گز میلاد النبی نہیں بلکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ولادت مبارک پر خوشیوں کے خوشگوار مظاہرے کا نام میلاد النبی ہے یا میلاد النبی کا جلوس ہے جس میں نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کے محترم اظہار کا مظاہرہ کیا جائے، یوں کہہ لیجیے کہ فضل الٰہی کے ملنے پر خوش ہونے اور خوشی منانے کا نام میلاد ہے جو ایک معصوم پاکیزہ خوش اخلاق معلم اخلاق پیغمبر اسلام کی ولادت پاک کی خوشی کا دن ہے تو ہمارے جلسہ و جلوس میں بھی نظم وانتظام، خوش اخلاقی اور پاکیزگی نظر آنی چاہیے ورنہ ہمارا جلوس ایک عام ریلی سے زیادہ کچھ نہیں.

پیغام عمل

سچائی یہ ہے کہ نناوے فیصد عاشقان رسول نے اب تک کوئی قاعدے کا باضابطہ جلوس عید میلاد النبی نہیں نکالا ہے، کہا جاتا ہے کہ گلیوں میں اور گاؤں نگر میں قاعدے کا جلوس نکالنا مشکل ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ شہروں میں عام کشادہ سڑکوں پر بھی ہمارا جلوس منظم نہیں ہوتا یعنی ہم خود ہی قاعدے کا باضابطہ جلوس نکالنے میں ناکام رہے ہیں، اس لئے اپنی ناکامی کے اسباب کا جائزہ لیں اور نظم ونظام والا قاعدے کا جلوس نکالنے کی کوشش کریں. بڑے شہروں اور بڑی عصری درس گاہوں کا انتخاب کیا جائے اور ایثار وعقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑوں کی قیادت اور علمائے کرام کی رہنمائی میں جلوس کو منظم کیا جائے تو جشن عید میلاد النبی کا پیغام بہت مثبت جائے گا، نعرے اور جلوسی الفاظ کا بھی انتخاب ہونا چاہئے اور سب سے بڑی بات کسی ایک یا چند منتخب حضرات کی قیادت میں پیچھے پیچھے صف بندی کے ساتھ چلنے کا ایثار والا جذبہ ہونا چاہئے، ورنہ ہم نے جلوس عید میلاد النبی کی بد نظمی اور بد انتظامی کا ایک سبب یہ بھی دیکھا ہے کہ کسی ایک بڑے یا چند بڑوں کی قیادت ہمیں تسلیم نہیں ہوتی اور جب ہم عاشقان رسول، محبت وعقیدت رسول کے نام پر جلوس عید میلاد النبی میں کسی اپنے کو اپنا قائد تسلیم کرنے کو تیار نہیں تو پھر عام سیاسی سماجی اور ملی مذہبی مسائل اور و معاملات میں کب کسی کو تسلیم کریں گے؟ ٹھیک ہے نہیں کریں گے تو ہمیں بھی دنیا تسلیم نہیں کرے گی اور ہم یوں ہی مارے مارے پھرتے رہیں گے۔ خود کردہ را علاجے نیست۔